## سوال

(230) سور کا گوشت حرام کیوں ہے ؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہیرٹ براک سے مغربی سے بشیر احمد بھٹہ دریافت کرتے ہیں

سور کے گوشت کی حرمت کے بارے میں روشنی ڈالیں کہ خدا تعالیٰ نے کن وجوہات کی بنا پر اسے حرام قرار دیا ہے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سور کے گوشت اور شراب کی حرمت کے بارے میں صراط مستقیم کے دسمبر ۱۹۸۲ء کے شمارے میں مفصل بحث شائع ہوچکی ہے۔ اب اختصار کے ساتھ پھر اس پر روشنی ڈال دیتے ہیں۔

شراب 'خنزیر' جوا اور سود جیسی اشیاء کے حرام ہونے کی وجہ یا سبب جاننے سے پہلے دو باتوں کا جاننا بہر حال ضروری ہے۔

ایک یہ کہ ہر انسان کےلئے یہ جاننا نہ تولازمی ہے اور نہ ہی ممکن ہے کہ کوئی چیز کیوں حلال ہے اور کیوں حرام کی گئی۔ حرام چیزوں کے نقصانات یا مضرتیں معلوم کرنا ہر انسان کے بس کی بات نہیں ایک ہی چیز کا نقصان ایک آدمی علم یا تجربے کی بنیاد پر معلوم کرلیتا ہے جب کہ دوسرے کے پاس یہ دونوں چیزیں نہیں ہوتیں۔ اس لئے اسے ان کے نقصان کا کوئی اندازہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایک زمانے میں ایک چیز کے نقصان دہ پہلو ظاہر نہیں ہوتے جب کہ دوسرے زمانے کے ماہرین اس کے نقصانات کے اسباب معلوم کرلیتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب ہر انسان کے بس میں ایک چیز کی اصلیت یا ماہیت معلوم کرنا نہیں اور نہ ہی اس کے پاس اتنا علم ہے تو پھر اسے کس چیز پر انحصار کرنا ہوگا۔ ظاہر ہے وہ صرف اور صرف وحی الٰہی ہے۔ اگر ایک شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اس کا عقیدہ ہے کہ قرآن اللہ کی سچی کتاب ہے اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں۔ ایسے شخص کو حلال و حرام کا اختیار بھی اللہ وحدہ لا شریک ہی کو دینا ہوگا۔ کسی عالم یا درویش یا حاکم و بادشاہ کو ہرگز اختیار نہیں کہ وہ اشیاء کی حلت و حرمت کے فیصلے کرتا پھرے۔ اس لئے اگر ایک مسلمان کو کسی چیز کی حلت وحرمت کے بارے میں شبہ ہے تو اسے پہلے قرآن و اسلام کے بارے میں اپنے عقیدے کا جائزہ لینا چاہئے اور اگر ان کی سچائی پر اس کا ایمان پختہ ہے تو پھر خالق ارض وسما کے ہر حکم کے سامنے اسے سر تسلیم خم کرنا پڑے گا چاہے اس کی حکمت اور علت اس کی سمجھ میں آجائے یا نہ آئے کیونکہ اس کے حلال و حرام ہونے کی سب سے بڑی اور واضح وجہ تو یہ ہے کہ اسے حلال و حرام اس ذات نے ٹھہرایا ہے جو ان ساری چیزوں کو پیدا کرنے والا اور ان کے فوائد و نقصانات کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے۔

جہاں تک ایک غیر مسلم کا تعلق ہے کہ وہ کس طرح ان چیزوں کے فائدوں یا نقصانات کا قائل ہوسکتا ہے جب کہ وہ قرآن یا اسلام کو تو تسلیم ہی نہیں کرتا۔ یہاں بھی پہلی بات تو وہی ہے کہ ایسے شخص کو پہلے اسلام کا صحیح تعارف کرائیں اور بتائیں کہ اسلام میں یا مسلمانوں کے نزدیک حلال و حرام کرنے کی اصل اتھارٹی کون ہے اور کیوں ہے اور یہ کہ مسلمان مقدس کتاب قرآن کے بارے میں ایک فیصلہ کن کتاب کی حیثیت سے کیا عقیدہ رکھتے ہیں اور اس کتاب کی سچائی یا حقانیت کے لئے ان کے پاس کون سے دلائل ہیں۔ کسی بھی شخص کو بنیادی اسلامی عقائد اور تصورات کا قائل کئے بغیر آپ محض چند باتوں کا الگ سے قائل نہیں کرسکتے۔ اسلام زندگی کا ایک مربوط اور مستقل نظام پیش کرتا ہے۔ اگر اس کے کسی جز کو الگ کرکے آپ کوئی فیصلہ کرنا چاہیں گے تو اس میں خاصی مشکلات پیش آئیں گی۔ اس لئے قرآنی احکام کی صداقت اور ہمہ گیریوں کے اثبات کے بغیر اس کے کسی جزوی حکم کی حکمت باآسانی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ جس دور میں قرآن نازل ہوا تھا اُس وقت کسی چیز کی حکمت یا اصول معلوم کرنے کے لئے آلات یا مشینیں آج کی طرح نہ تھیں تو پھر کس طرح قرآن نے دنیا میں اپنی سچائی تسلیم کروائی اصل سمجھنے والا تو یہی نکتہ ہے مگر اس کے باوجود اہل علم کا ہر دور میں یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے اللہ کی طرف سے حرام کردہ چیزوں کے نقصانات اپنے علم اور تجربات کی روشنی میں واضح کریں اور اس کے لئے دور جدید کی تمام ایجادات اور مشینریوں سے فائدہ اٹھائیں تاکہ اسلام کی حقانیت اور سچائی پر لوگوں کا یقین اور زیادہ پختہ ہو۔

اب ہم حلت و حرمت کے سلسلے میں قرآن حکیم کے ایک ضابطے کا ذکر کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَٰٓئِثَ        157 ...سورۃ الاعراف

یعنی اللہ کا نبی ﷺ لوگوں کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام بتلاتا ہے اب ظاہر ہے کہ یہ فیصلہ خالق کائنات ہی کرسکتا ہے جو حکیم و خبیر ہے اور کسی چیز کے پاک و پلید ہونے کا علیم ہے لیکن ضابطہ یہ دے دیا کہ پاکیزہ چیزیں ہی حلال ہیں اور گندی چیزیں حرام۔

گندی اور خبیث چیزیں چاہئے ظاہری گندگی ہو چاہے باطنی وہ سب حرام ہیں۔ اب خنزیر کو لیجئے اس میں دیگر مضرات کے علاوہ ظاہری گندگی بھی ہے۔ اس کی شکل و صورت اُس کا رہن سہن اور اس کے کھانے پینے ان سب چیزوں میں گندگی یا کراہت کے پہلو نمایاں ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ دور جدید کے ماہرین نے اس کے گوشت کے مضر اثرات پر بھی تحقیقی کام کیا اور اس کے گوشت سے جو بیماریاں انسانی جسم کے اندر پیدا ہوتی ہیں ان کی نشاندہی کہ ہے جن میں سے کچھ ذیل میں دی جا رہی ہیں

کہتے ہیں جو خنزیر ا LUMCOILBALANTID۔ ایک چھوٹا سا کیڑا جسے کی انتڑیوں میں رہتا ہے اور کئی متعددی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔

یہ بیماری بھی خنزیر اور کتے کی وجہ سے انسان ''۲ WELL,SDISEASE۔ تک پہنچتی ہے۔

''یہ بیماری خنزیر کو عام طور پر ہوتی ہے اور پھر اس کے ''۳ ERYSPELOLD۔

ذریعہ انسان کو منتقل ہوجاتی ہے۔

''یہ ایک لمبا کیڑا ہوتا ہے جو انتڑیوں سے ۴ TAENIASOLLUM۔''

خوراک چوس لیتا ہے اور پھر بیماری کا سبب بنتا ہے۔

یہ اور اس طرح کی متعدد بیماریوں کی اطباء نے نشانی دہی کی ہے مگر اس کے باوجود ہم یہ بات واضح کردینا چاہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک اس کی حرمت کی اصل وجہ اس ذات کا حکم ہے جو چیزوں کی حقیقت کو اصلیت بہتر جانتا ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کوئی دوسرا ڈاکٹر ان مذکورہ بیماریوں کا انکار کردے یا کل کوئی دوسرا ماہر اس کی کوئی اور حکمت دریافت کرلیتا ہے لیکن ہم اس کی حکمت یا وجہ معلوم کرنے کے محتاج نہیں ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ غیر مسلموں کو بھی اسلام کی روشن تعلیمات اور قرآن کی اصل دعوت کا ہی قائل کیا جائے اس کے بعد حلال و حرام کے سارے قرآنی اصول ان کی سمجھ میں آجائیں گے۔ ان شاء اللہ

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

**ص499**

محدث فتویٰ